میں انہماک اور لذت وشہوت کی اتباع کو ناجائز بتایا۔ آپؐ نے اس بات کی تعلیم بھی دی کہ انسان کی زندگی موت کی حدوں سے محدود نہیں ہے۔ آخرت کی زندگی پر ایمان ضروری قرار دیا گیا اور ہر اس بات سے مسلمانوں کو روکا گیا جو آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی میں انہماک بڑھاتی ہے۔اہل عجم لباس وطعام میں جن امور کے عادی تھے، حضورؐ نے اپنی امت کو ان سے سختی سے منع فرمایا۔ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت میں اسی لیے ریشم ودیبا اور منقش اور مزین کپڑے کے لباس کا استعمال ممنوع ہے۔ آپؐ نے مردوں کو گہرے اور شوخ رنگوں کے لباس استعمال کرنے سے، سونے چاندی کے زیور پہننے سے اور تمام مسلمانوں کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا۔ نیز مکانوں کی دیواروں کو منقش کرنے اور ان کی زینت سے روکا۔ ان تمام پابندیوں سے مقصود یہ تھا کہ آپؐ فی الحقیقت اس تہذیب کے سارے نشانوں کو مٹادینے کے لیے تشریف لائے تھے۔ وہ تہذیب جس نے انسان کی زندگی کو اس کے لیے عذاب اور وبال بنادیا تھا۔

خدا نے اپنے نبیؐ کو ایسی حکومت عطا فرمائی جس نے ان بادشاہوں کی حکومتوں کو زوال کا منہ دکھایا۔ آپؐ کی ریاست نے ان کی ریاست کو ہمیشہ کے لیے فنا کردیا۔ یہ محض ایک پیش گوئی نہ تھی کہ ''کسریٰ ہلاک ہوگا اور ایسے کہ اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔ اسی طرح قیصریت کو ایسا زوال آئے گا کہ اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہ رہے گا۔''

بلکہ یہ ایک خدائی فیصلہ تھا جو کہ پورا ہوکررہا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ عادتیں اور خصائل جو ان عجمی ملکوں میں عام تھے خدا کی نظروں میں کس قدر غیر پسندیدہ تھے اورا نہیں مٹانے کے لیے اس نے ان ملکوں کی فنا اور تباہی کا فیصلہ فرمایا۔

سیّدنا بلالؓ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدّر کا
حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کے لئے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لئے
جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

....

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی
مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا؟ زورِ حیدرؓ، فقر بوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ

....

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی
کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی

....

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلادیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

۔ علامہ اقبال مرحوم